قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 12 نومبر 2021ء | 06 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 12 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد: 3 | شمارہ: 269

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

(الجمعہ: 10)

ترجمہ: اے مومنو جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (یعنی نماز جمعہ کے لئے) تو اللہ کے ذکر کے لیے جلدی جلدی جایا کرو اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ کے دن سب سے پہلے آنے والے کی فضلیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے پھر مینڈھا یعنی بھیڑ بکرا پھر مرغی اور انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح پھر جب امام منبر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(خلاصہ از بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع الی الخطبة یوم الجمعة)

فرمان خلیفہ وقت

تو دیکھیں کتنا واضح حکم ہے کوئی ابہام نہیں ہے کہ کون سے جمعہ کی طرف بلایا جائے صرف حکم ہے تو یہ کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کی طرف بلایا جائے تو اس پیارے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے دوڑو یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ تھوڑا سا یہ کام رہتا ہے اسے پورا کرلوں پھر جاتا ہوں یہاں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے وقت اس مسجد کا حال نصف سے بھی کم بھرا ہوتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ لوگ آنا شروع ہوتے ہیں اور جگہ بھرتی چلی جاتی ہے صرف یہاں نہیں باقی دنیا میں بھی یہی حال ہے بلکہ بعض لوگ خطبہ ثانیہ کے دوران آرہے ہوتے ہیں بعض کو تو کام سے رخصت کی مجبوریاں ہیں بعض کو بعض دفعہ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن بعض عادی بھی ہوتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جتنا دیر سے جا سکیں، جتنا لیٹ جا سکیں جایا جائے تا کہ نماز میں شامل ہو کر فوری واپس آجائیں یا تھوڑا سا خطبہ کا حصہ سن لیں تو یہی کافی ہے۔

(خطبہ جمعہ 20 اکتوبر 2006ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

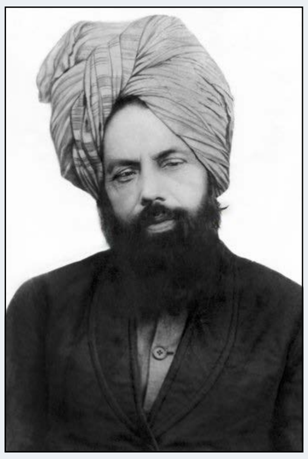

جمعہ کے دن دو قسم کے غسل

اس دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ مسجد میں حاضر ہو اور دینی وصایا کو سنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اپنی معلومات کو بڑھاوے آپ دیکھتے ہیں کہ اس نحوست سے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی بہت سی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں چونکہ جمعہ مسلمانوں کے لیے دو قسم کے غسل کا دن ہے ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار جس کے بعد لباس التقویٰ پہنایا جاتا ہے اس لئے جمعہ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اخلاص اور سچی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا رہے اور ہدایتوں کو سنتا رہے ہیں اور گھر میں توبہ نصوح کا تحفہ ساتھ لاتا رہے اس کو دوسرے دنوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے اور جمعیت باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے علاوہ اس کے اس سے مومنوں کا تعارف بڑھتا ہے۔ بعض کا بعض پر اثر پڑتا ہے۔ نیک اخلاق میں ایک شخص دوسرے کا وارث بن جاتا ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں خاص طور پر جمعہ کیلئے تاکید کی ہے بلکہ سورۃ کا نام سورہ جمعہ رکھ دیا اور احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید بھی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 100، 101 ایڈیشن 2019ء)

اس شمارہ میں

- قدسی بندے کو بتاتی ہے نماز (منظوم)
- اسلام میں خدا کا تصور
- مکرم میاں محمد دین آف مانگٹ اُنچا ضلع حافظ آباد کا ذکر خیر
- تخلیق آدم اور جمعہ المبارک کا دن

دربارِ خلافت

اب طب نہیں اب تو حکم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے رات کے گیارہ بارہ بجے کوئی حضرت خلیفہ اولؓ کے گھر دودھ مانگنے آیا۔مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں، مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کرو، چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ (وہاں ہوسکتا ہے کوئی مہمان آیا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اُس کے لئے منگوایا ہو) میں دوڑا اور مہمان خانے کے سامنے جو گھر ہیں اُن میں سے ایک کو جگایا۔ اُس نے بھینس سے دودھ نکالنے کی کوشش کی اور خدا نے کیا دودھ نکل آیا (عموماً لوگ شام کو بھینسیں دوہ لیتے ہیں، لیکن رات کو پھر دوبارہ دوہا تو دودھ نکل آیا) اور مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 385 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک صاحب (میں اُن کا نام بھول گیا ہوں)۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اجازت سے حضرت خلیفہ اولؓ کو اپنا ایک بیمار دکھانے کے لئے بٹالہ لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! شام تک تو آپ واپس آ جائیں گے۔مولوی صاحب نے فرمایا جی حضور! آ جاؤں گا۔ خدا کی شان بٹالہ پہنچ کر ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اسی ہی حالت میں شام کو مولوی صاحب قادیان پہنچ گئے۔ گھٹنے گھٹنے پانی چلنا پڑا۔ پاؤں میں کانٹے بھی چبھ گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو علم ہوا تو افسوس کیا اور فرمایا: مولوی صاحب! میرا منشاء یہ تو نہ تھا۔ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اُٹھائی۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 386 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی نور الدین صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قریباً بارہ ایک بجے کا وقت تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔حضرت ام المومنین نے اندر سے ایک خادم بھیجا اور اُس نے آ کر کہا کہ مولوی صاحب! حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ آ کر میرا فصد کھول دو۔ فرمایا کہ ابّا کو جا کر کہہ دو کہ اس بیماری میں اس وقت فصد کھولنا طب کی رو سے سخت منع ہے۔ پھر وہ کچھ دیر کے بعد اندر سے آئی۔ پھر اُس نے یہی کہا حضرت مولوی صاحب نے پھر بھی یہی جواب دیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد حضرت میاں محمود احمد صاحب تشریف لے آئے۔ اُن کو حضرت مولوی صاحب نے گود میں لے لیا اور پوچھا میاں صاحب! کس طرح تشریف لائے؟ فرمایا کہ ابّا کہتے ہیں کہ آ کر فصد کھول دو۔ تو مولوی صاحب اُسی وقت چلے گئے اور آ کر فصد کھول دیا۔ جب جانے لگے تو ایک شخص غلام محمد صاحب نے کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ منع ہے۔ فرمایا: اب طب نہیں اب تو حکم ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 45 تا 46 روایات میاں عبدالعزیز صاحبؓ)

میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والد صاحب کی بہت عقیدت تھی اور حضور بھی اُن پر خاص نظرِ شفقت فرمایا کرتے تھے۔حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ اعوان قوم سے تھیں، اور مولوی صاحب بھی اس قوم سے تھے۔ (مولوی جلال الدین صاحب بھی اعوان قوم سے تھے) اس لئے حضرت مولوی صاحب ان سے محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے یہ حکم تھا کہ جب قادیان آؤ تو یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھو، اور اُس کے بعد میرے پاس بیٹھو۔ اس کے سوا کسی اور جگہ جانے کی تم کو اجازت نہیں ہے۔ والد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ میں ایسا ہی کیا کرتا تھا۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے رمضان شریف بھی قادیان میں گزارا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 277 حالات مولوی جلال الدین صاحب مرحوم)

(خطبہ جمعہ 25 مئی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

قدسی بندے کو بناتی ہے نماز

نور کا دیپک جلاتی ہے نماز
روشنی دل کی بڑھاتی ہے نماز

وصل کا پیغام لاتی ہے نماز
اور کلام اللہ سناتی ہے نماز

ہر برائی کو مٹاتی ہے نماز
قدسی بندے کو بناتی ہے نماز

وقت پر کر لیں ادا گر ہم اِسے
سو گناہوں سے بچاتی ہے نماز

سر جھکائیں جب خدا کے سامنے
راہ جنّت کی دکھاتی ہے نماز

جسم میں کرتی ہے پیدا خوشبوئیں
دل میں اطمینان لاتی ہے نماز

برکتیں کرتی ہے پیدا زیست میں
گفتگو رب سے کراتی ہے نماز

جسم میں پیدا کرے تاب و تواں
نظم جیون میں سکھاتی ہے نماز

ہر مسلماں کو بلاتی ہے اذاں
نیک انساں کو بناتی ہے نماز

کرتی ہے اللہ کے نزدیک تر
پیار آقا کا بڑھاتی ہے نماز

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

مبارک احمد تنویر ۔ مبلغ سلسلہ جرمنی

اسلام میں خدا کا تصور
انسان پر اس کی قدرتوں کے ظہور کے آئینہ میں

(تقریر، جلسہ سالانہ جرمنی 2021ء)

قَالَتۡ رُسُلُهُمۡ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

(ابراہیم: 11)

ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ کے بارہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے؟

اس مضمون کو عام فہم بنانے کے لئے خاکسار نے پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1. اسلام میں خدا کا تصور۔
2. انسان پر اس کی قدرتوں کا ظہور کس رنگ میں ہوتا ہے۔
3. خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بننے کے بعد انسان میں آنے والی تبدیلی۔
4. خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بننے پر خدا تعالیٰ کے انسان سے تعلق میں آنے والی تبدیلی
5. زندہ خدا کی قدرتوں کا مظہر بننے کا ذریعہ۔

اسلام میں خدا کا تصور

موضوع کے پہلے حصہ ''اسلام میں خدا کا تصور'' سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ باقی مذاہب کا پیش کردہ خدا نہیں؟ اس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''تمام دنیا کے مذہب والوں نے یا تو اصل خدا کو بالکل چھوڑ دیا ہے جیسا کہ عیسائی اور یا ناواجب صفات اور اخلاق ذمیمہ اس کی طرف منسوب کروائے ہیں جیسا کہ یہودی اور یا واجب صفات سے اس کو علیحدہ کر دیا ہے جیسا کہ مشرکین اور آریہ۔ مگر اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کا نور قلب ۔۔۔ اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔''

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ 13-14)

آئیں! اب دیکھتے ہیں اسلام نے خدا تعالیٰ کا کیا تصور پیش کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اے سننے والو سنو!! ۔۔۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے، اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔''

؎ وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

پھر فرمایا: ''وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔۔۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کرسکتا ہے مگر اُس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک مُلک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور مُنزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔۔۔ اُس کے آگے کوئی بات بھی اَن ہونی نہیں۔۔۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اِسی سے وہ شناخت کیا جاتا۔۔۔ نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-310)

انسان پر اس کی قدرتوں کے ظہور کا رنگ

اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے ذریعے انسان پر اپنی قدرتوں کی جلوہ گری کرتا ہے۔ اس نکتہ معرفت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ۔''

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 369)

ایک اور زاویہ سے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے۔ اوّل اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اُس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہم شکل ہیں جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے مُحسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے اور اُس میں محبت بھی ہے اور اُس کے ہاتھ بھی ہیں اور اُس کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کی ساقیں بھی ہیں اور اُس کے کان بھی ہیں۔ ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہوسکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اُس کا خَلق یعنی پیدا کرنا انسان کے خَلق کی طرح ہے نہ اُس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے نہ اُس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے نہ اُس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔۔۔۔۔ خدا کا اپنی صفات میں انسان سے بالکل علیحدہ ہونا قرآن شریف کی کئی آیات میں تصریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ ایک یہ آیت ہے لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ۔۔۔۔ یعنی کوئی چیز اپنی ذات اور صفات میں خدا کی شریک نہیں۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 272-273)

دیگر مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی تشبیہی صفات کو صحیح نہ سمجھنے کا نتیجہ

دنیا کی اکثریت خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات کو نہ سمجھنے کے باعث ٹھوکریں کھاتی رہی ہے اور مخلوق کو خالق کا مقام دیتی رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی عارفانہ تحقیق اس سلسلہ میں حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذاتِ خود کچھ چیز نہیں ہیں یہ اسی کی طاقتِ زبردست ہے جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے۔ وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے جیسا کہ وہ تاریک دِلوں میں خود داخل ہو کر ان کو منوّر کر دیتا ہے اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے۔ وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دِن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے۔۔۔۔۔ اسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ اسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے اور ہوا میں ہو کر دَم کو تازہ کرتی۔۔۔۔ یہ اسی کی طاقت ہے کہ زمین کی شکل میں مجسّم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اُٹھا رہی ہے مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں بلکہ مخلوق مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل بن گیا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے اور روشنی بھی دیتا ہے مگر دراصل وہ صفات اُس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں۔ اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرّہ ذرّہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے، یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو اُن میں پائی جاتی ہیں خدا کے نام ہیں اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے اور یہ سب ابتدا میں اسی کے کلمے تھے جو اس کی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔۔۔۔ یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید اور تمام نظام روحانی کا مرکز ہے کہ خدا کے کلمات سے ہی دنیا کی پیدائش ہے۔''

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 423-424)

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا تعارف قرآن کریم میں اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی وضاحت میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''خدا آسمان وزمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں ہے اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔۔۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیروزبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 191 حاشیہ نمبر 11)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ فرماتی ہیں:

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں مجھے دیکھ پستی کاہ میں
مجھے دیکھ عجز فقیر میں مجھے دیکھ شوکت شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں
میرا نور شکل ہلال میں مرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر
ترا دل ہے کس کے خیال میں

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بننے کے بعد انسان میں آنے والی تبدیلی

انسان جب اپنے اندر خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات پیدا کر کے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بنتا ہے تو جوحسن اس کی ذات میں جلوہ گر ہوتا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’وہ روحانی حُسن جس کو حُسنِ معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین و آسمان کا ذرّہ ذرّہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے اور قبولیت دُعا کی بھی درحقیقت فلاسفی یہی ہے کہ جب ایسا رُوحانی حُسن والا انسان جس میں محبتِ الٰہیہ کی رُوح داخل ہو جاتی ہے جب کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کے لئے دُعا کرتا ہے اور اُس دُعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حُسنِ رُوحانی رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرّہ ذرّہ اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرّہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اُس کی دُعائیں اُن تمام ذرّات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن رُبا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علمِ طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مطلق نے عالمِ اجسام کو ذرّات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرّے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرّہ رُوحانی حُسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید رُوح بھی۔ کیونکہ وہ حُسن تجلّی گاہِ حق ہے۔ وہی حُسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ نوح میں وہی حُسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزت جلّ شانہٗ کو منظور ہوئی اور تمام منکروں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کے بعد موسیٰ بھی وہی حُسن رُوحانی لے کر آیا جس نے چند روز تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سیّد الانبیاء وخیر الوریٰ مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حُسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے۔ دَنَا فَتَدَلّٰی ۔فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی۔ یعنی وہ نبی جنابِ الٰہی سے بہت نزدیک چلا گیا۔ اور پھر مخلوق کی طرف جُھکا اور اس طرح پر دونوں حقوں کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا۔ اور دونوں قسم کا حُسن رُوحانی ظاہر کیا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 220-221)

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بننے پر خدا تعالیٰ کے اس سے تعلق میں آنے والی تبدیلی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات کا مظہر بن جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی قدرتیں اس پر کس طرح ظاہر ہوتی ہیں:

’’بندہ تو حُسنِ معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اُس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کے تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اُس کی پوشاک اور اُس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو اُس کا آپ جواب دیتا ہے۔ وہ اُس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے اور اُس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور اُس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے اور اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اُس کے دشمنوں کے مقابل پر آپ نکلتا ہے اور شریروں پر جو اُس کو دُکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے۔ ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضاء و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 225)

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’حقیقی خدادانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنی پُر شوکت اور لذیذ کلام سے اُن کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلی شک و شبہ سے پاک ہے اُن سے باتیں کرتا ہے اُن کی بات سنتا ہے اور اُس کا جواب دیتا ہے اور اُن کی دعاؤں کو سن کر دُعا کے قبول کرنے سے اُن کو اطلاع بخشتا ہے اور ایک طرف لذیذ اور پُر شوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے اُن پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔ وہ اوّل پیشگوئی کے طور پر اُن سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کیلئے ایک دنیا کو اُن کے مخالف کر دیتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر و فریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے اُن وعدوں کو ٹال دیں جو اُس کے ان مقبول بندوں کی حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں اور خدا ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے...... وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اُس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں آخر خدا اُن کے منصوبوں کو اُنہی پر اُلٹا کر مارتا ہے خدا کے مقبول اور راستباز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالیٰ کے سامنے اُن بچوں کی طرح ہوتے ہیں جو ماں کی گود میں ہوں اور دنیا اُن سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ وہ دنیا میں سے نہیں ہوتے اور طرح طرح کے مکر اور فریب اُن کی بیخ کنی کیلئے کئے جاتے ہیں۔ قومیں اُن کے ایذا دینے کیلئے متفق ہو جاتی ہیں اور تمام نااہل لوگ ایک ہی کمان سے اُن کی طرف تیر چلاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے افترا اور تہمتیں لگائی جاتی ہیں تا کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور اُن کا نشان نہ رہے مگر آخر خدائے تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کر کے دکھلا دیتا ہے...... یہ خدا ہے جس کے ان قولی فعلی تجلّیات کے بعد جو ہزاروں انعامات اپنے اندر رکھتی ہیں اور نہایت قوی اثر دل پر کرتی ہیں انسان کو سچا اور زندہ ایمان نصیب ہوتا ہے اور ایک سچا اور پاک تعلق خدا سے ہو کر نفسانی غلاظتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام کمزوریاں دُور ہو کر آسمانی روشنی کی تیز شعاعوں سے اندرونی تاریکی الوداع ہوتی ہے اور ایک عجیب تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 31-32)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

لفظ ’’انسان‘‘ کے حقیقی معنوں کی رو سے انسانیت کی معراج پانے والی ذات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہی ہے۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 116)

اس لئے اگر خدا تعالیٰ کی کامل قدرتوں کا اثر انسان پر دیکھنا تو اس کا جلوہ پوری شان سے صرف انسان کامل کی بابرکت ذات میں ہی نظر آئے گا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اُس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اِسی معجزہ کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ (الانفال:18) یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی در پردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔ اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں

میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔۔۔ہمارے نبی ﷺ کے اقتداری خوارق میں چونکہ طاقت الٰہی سب سے زیادہ بھری ہوئی تھی کیونکہ وجود آنحضرت ﷺ کا تجلّیات الٰہیہ کے لئے اتم و اعلیٰ و ارفع و اکمل نمونہ تھا۔۔۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 65-66)

خدا تعالیٰ کے انسان پر قدرتوں کے ظہور پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہم جانتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کو اپنی صفات سے ہم پر ظاہر فرماتا ہے اور مومن بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا رنگ پکڑو، میرے رنگ میں رنگین ہو۔ میری صفات اختیار کرو، تبھی تم میرے حقیقی بندے کہلا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی اعلیٰ ترین مثال کوئی شک نہیں کہ آنحضرتؐ کے علاوہ کسی اور فرد میں نہیں پائی جاسکتی۔ کیونکہ آپؐ ہی اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جس کے نور سے ایک دنیا نے فیض پایا، فیض پا رہی ہے اور انشاء اللہ فیض پاتی چلی جائے گی تا کہ اپنے پیدا کرنے والے کی پہچان کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرتؐ کی ذات بابرکات کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔’’ وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ ’’۔ (اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308) پس یہ ہیں ہمارے نبیؐ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی پرتو بن کر دکھایا۔

(خطبہ جمعہ 23/ فروری 2007ء)

زندہ خدا کی قدرتوں کا مظہر بننے کا ذریعہ

انسان کسی بھی کام کے لئے فطرتاً نمونہ کا محتاج ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اس نکتہ معرفت کو یوں بیان فرماتے ہیں: ’’نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ سے دکھلاتا ہے۔ تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنزِ مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 115-116)

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بنانے کا مشن اس زمانہ میں خدائی وعدہ اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کے سپرد کیا گیا اور اب آپؑ ہی اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ظل کامل کے طور پر انسان کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مظہر بنانے والے ہیں جس کا اعلان عام کرتے ہوئے فرمایا:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

منظوم فارسی کلام میں فرماتے ہیں:

احمد آخر زماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

بقیہ صفحہ 10 پر

محمد یونس جاوید۔لاہور

مکرم میاں محمد دین آف مانگٹ اُنچا ضلع حافظ آباد کا ذکرِ خیر

خاکسار کا تعلق موضع مانگٹ اُونچا ضلع حافظ آباد سے ہے۔ مانگٹ اُونچا حافظ آباد کی دیہی جماعتوں میں سب سے بڑی جماعت ہے اور تقریباً گاؤں کی آدھی آبادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے۔ یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی قائم ہوگئی تھی، جب اِس گاؤں کے چند افراد نے حضور کی دستی بیعت کی اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اِس گاؤں کے رہنے والے مکرم چوہدری جہاں خاں صاحب وہ آخری صحابی تھے جنہوں نے حضور کی وفات 26 مئی 1908ء سے ایک روز قبل لاہور میں بیعت کی تھی۔ یہ بات تاریخ احمدیت میں درج ہے۔

بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور ثانیؓ کے دور میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور غلام رسول صاحب وزیر آبادی اِن علاقوں/ دیہاتوں کا تبلیغی دورہ کرنے کے لئے آتے رہے اور موضع مانگٹ اُونچا کے علاوہ موضع پیر کوٹ، موضع پریم کوٹ اور شہر حافظ آباد کے لوگ بڑی تعداد میں احمدی ہو گئے۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی شادی موضع پیر کوٹ ضلع حافظ آباد میں ہوئی تھی وہ اکثر یہاں آیا کرتے تھے، اور اُن کی تبلیغ سے پنجاب کے بہت سے علاقوں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی ہی تبلیغ سے ہمارے گاؤں مانگٹ اُونچا کے بہت گھرانے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دورِ خلافت میں احمدی ہوئے۔ خاکسار کے نانا مرحوم مکرم میاں محمد دین صاحب نے بھی خلیفہ اولؓ کے دورِ خلافت میں بیعت کی۔ آپ گاؤں کے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ قریباً 150 میل کا پیدل سفر کر کے اپنے گاؤں سے قادیان پہنچے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کو یہ شرف حاصل تھا کہ آپ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔

آپ کی شادی بیعت سے پہلے ہی غیر احمدی گھرانے میں ہوئی تھی۔ مگر آپ اُس زمانے کی مخالفت کے باوجود نہ صرف خود احمدیت پر قائم رہے بلکہ آپ کے اخلاق اور نیکی سے متاثر ہو کر آپ کی اہلیہ یعنی ہماری نانی مرحومہ بھی احمدی ہو گئیں۔

ہمارا خاندان احمدی کیسے ہوا، اِس کی دلچسپ تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے نانا کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک لڑکی عطا کی تھی جس کا نام رحمت بی بی رکھا گیا۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ والدین اپنی لڑکی کو شادی کے بعد لڑکے کے پاس بھیجنے کی بجائے لڑکے یعنی اپنے داماد کو اپنے ہاں گھر داماد رکھ کر اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں۔

یہی ہمارے نانا جی مرحوم نے کیا۔ انہوں نے اپنے داماد مکرم میاں سردار محمد صاحب کو اپنا بیٹا بنایا اور اپنے ہی گھر میں رکھا۔ والد صاحب احمدی نہ تھے، بلکہ شادی کے بعد اپنے آبائی گاؤں کو چھوڑ کر نانا مرحوم کے گاؤں مانگٹ اُونچا آ گئے اور اس کے نتیجہ میں اور نانا جی کے ماحول کے زیر اثر ہمارے والد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

اِس چھوٹے سے واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص مشیعت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے کہ اگر ہمارے نانا مرحوم اپنے داماد کو اپنا بیٹا بنا کر اپنے پاس نہ لاتے اور اپنے آبائی گاؤں (گھنیاں کلاں) میں ہی رہتے تو شاید اُن کو اور اُن کی اولاد کو احمدیت کی نعمت نصیب نہ ہوتی، کیونکہ اِس گاؤں میں آج تک کوئی احمدی نہ ہوا۔ اس طرح گو ہمارے نانا مرحوم کو اولاد نرینہ نہ ملی مگر آپ کا دل اس پہلو سے مطمئن تھا کہ آپ کی بیٹی رحمت بی بی اور اُن کے خاوند میاں سردار محمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اولاد کی نعمت سے نوازا جو احمدیت پر قائم ہیں۔ اِن کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے 6 بیٹے اور 2 بیٹیاں عطا کیں جن کی نسلیں آج ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔

ایمان افروز واقعات

ہمارے نانا مرحوم عمر کے آخری دو سالوں میں بیمار ہو گئے اور کمزوری اِس قدر ہوگئی کہ بعض اوقات آپ بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایسے حالات میں ایک دفعہ آپ کے بستر کو آگ لگ گئی اور قریب تھا کہ آپ جل کر وفات پا جاتے، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ کو بچا لیا اور بروقت علم ہونے پر آگ بجھا دی گئی۔

نصرت الٰہی کا ایک اور ایمان افروز واقعہ قیام پاکستان سے قبل آپ کی زندگی میں پیش آیا۔ وہ یہ تھا کہ آپ نے ایک اونٹنی پال رکھی تھی۔ ایک دفعہ آپ اپنے گھر کے صحن میں اونٹنی کو پکڑ کر کھڑے تھے۔ موسم خراب تھا، بادل گرج رہا تھا کہ اچانک آسمانی بجلی اُس اونٹنی پر گری اور آنِ واحد میں اسے بھسم کر کے چھوڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ہمارے نانا مرحوم کو جو اُس اونٹنی کو پکڑے ہوئے تھے اپنے خاص فضل سے اُس بجلی سے محفوظ رکھا اور آپ زندہ سلامت وہیں کھڑے رہے۔

آپ کی وفات 25 دسمبر 1970ء بروز جمعہ (جلسہ سالانہ سے ایک دِن قبل) اپنے آبائی گاؤں مانگٹ اُونچا میں ہوئی۔ نمازِ جنازہ میں گاؤں کے تمام افراد شریک ہوئے اور قبر پر دعا کے وقت غیر از جماعت دوستوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 90 سال تھی۔ طویل عمر آپ نے ایک مخلص اور خدمت گار احمدی کی حیثیت سے گزاری، اور اپنی سادگی کے باوجود ہر طبقہ کے لوگوں میں مقبول تھے۔

اللہ تعالیٰ نانا مرحوم کو جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن سے اپنی رحمت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین۔

ابن صادق

جمال وحسن یار صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

مومنوں کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۲﴾

(الاحزاب:22)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ﴿۵﴾

(القلم:5)

پھر ایک حدیث میں خدا تعالیٰ کی صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔تو پھر کیوں محبوب خدا جمیل نہ ہوتا اور اس میں جمال حسن یار نہ ہوتا۔

پھر یہی نہیں بلکہ لولاک لما خلقت الافلاک بھی تو اس نبی کریم کے لئے ہی کہا۔اب ذرا شان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک بھی دیکھتے ہیں جو قاب قوسین، سراجا منیرا اور المصباح فی زجاجہ جیسی کئی خوبیوں کا مصداق ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اسوہ کامل اور خلق عظیم پر فائز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: کہ اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنادے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6صفحہ 155مطبوعہ بیروت)

گھر کی گواہی میں بیوی حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں خوش ہوتے تھے۔اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ہوتی تھی۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی۔ الفصل العاشر۔ الاخلاق الحمیدۃ)

حضرت عائشہؓ سے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک کوئی بھی نہیں تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یا اہل خانہ میں سے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس کی بات کا جواب دیتے اور حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے بتایا کہ مَیں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی مجھے دیکھا یا نہیں بھی دیکھا مگر مَیں نے ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے ہی پایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ مزاح بھی فرمایا کرتے تھے اور ان میں گھل مل جاتے تھے۔اور ان سے باتیں بھی کرتے تھے اور ان کے بچوں سے خوش طبعی بھی فرماتے تھے۔ (یعنی ہنسی مذاق کی باتیں بھی کیا کرتے تھے)۔انہیں اپنی آغوش میں بھی بٹھالیتے تھے اور ہر ایک کی پکار کا جواب بھی دیتے تھے۔ہر ایک جو بلاتا تھا اس کا جواب بھی دیتے تھے خواہ وہ آزاد ہو (ایک آزاد آدمی ہو) یا غلام ہو (یا لونڈی ہو) یا مسکین ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہر کے دور کے حصے میں بھی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور معذور کا عذر قبول فرمالیا کرتے تھے۔ (الشفاء لقاضی عیاض۔ الباب الثانی۔ الفصل السادس عشر۔ حسن عشرته صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کے الفاظ کو گننا چاہے تو گن سکتا تھا۔ (سنن ابی داؤد۔کتاب العلم۔باب فی سرد الحدیث)

حضرت انسؓ جو خادم البیت تھے بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بات کرنے کے لئے آپؐ کے کان سے منہ لگاتا تو آپؐ سر کو پیچھے نہ ہٹاتے تھے یہاں تک کہ وہ خود پیچھے ہٹ جاتا۔ جب بھی کسی نے آپؐ کے دست مبارک کو پکڑا تو آپؐ نے کبھی اپنا ہاتھ نہ چھڑایا جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔صحابہ کرامؓ سے مصافحہ کرنے میں آپؐ پہل فرمایا کرتے تھے۔جب بھی کوئی شخص ملتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہلے سلام کرتے۔اپنے ساتھیوں کے درمیان پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے جس سے دوسروں کو تنگی ہو۔جو شخص آپؐ کے پاس حاضر ہوتا آپؐ اس کی عزت کرتے اور بعض اوقات اس کے لئے کپڑا بچھا دیتے یا وہی تکیہ دے دیتے جو آپؐ کے پاس ہوا کرتا تھا اور آپ اصرار فرمایا کرتے تھے کہ وہ اس پر بیٹھے۔صحابہ کو ان کی کنیت اور ان کے پسندیدہ ناموں سے بلایا کرتے تھے۔کسی کی بات کو ٹوکتے نہ تھے۔اگر کوئی شخص آپؐ کے پاس ایسے وقت میں آجاتا کہ آپؐ نماز میں مشغول ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر فرمادیا کرتے تھے۔اس کی ضرورت کو پوری کرنے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔نزولِ قرآن، وعظ ونصیحت اور خطبہ کے وقت کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ متبسم اور ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض۔ الباب الثانی۔ الفصل السادس عشر۔ حسن عشرته)

ہشام بن عروہؓ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی شخص نے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا: ہاں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب لوگ اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 167 مطبوعہ بیروت)

پھر باہر والوں میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں اصحاب نبی کی ایک روایت میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔

(بخاری کتاب المناقب۔باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبد اللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ متبسم اور مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (الشفاء لقاضی عیاض۔ الباب الثانی۔ الفصل السادس عشر۔ حسن عشرته)

پھر ایک صحابی حضرت قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جریر بن عبد اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اسلام لانے کے زمانے سے (یعنی جب سے وہ مسلمان ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کبھی بھی ملنے سے منع نہیں فرمایا۔اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی انہیں دیکھتے تو مسکرا دیا کرتے تھے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب- باب ذکر جریر بن عبد اللہ البجلی)

حضرت اُمّ معبدؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتی ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے دیکھنے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے۔ (الشفاء لقاضی عیاض۔ الباب الثانی۔ الفصل الثالث۔ نظافته صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

آپؐ لوگوں میں سب سے زیادہ فراخ سینہ تھے۔اور گفتگو میں لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے۔اور ان میں سب سے زیادہ نرم خو تھے اور معاشرت اور حسن معاملگی میں سب سے زیادہ معزز اور محترم تھے۔ (الشفاء لقاضی عیاض۔ الباب الثانی۔ الفصل السادس عشر۔ حسن عشرته صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ تھی۔آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے، گھر کا کام کاج کرتے، اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے، کپڑے کو پیوند لگالیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے، خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔آٹا پیستے ہوئے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے۔امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔سلام میں پہل کرتے۔اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔آپؐ نہایت ہمدرد، نرم مزاج، اور حلیم الطبع تھے۔آپؐ کا رہن سہن بہت صاف ستھرا تھا۔بشاشت سے پیش آتے۔تبسم آپؐ کے چہرے پر چھلکتا رہتا۔آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔خدا کے خوف سے فکر مند رہتے تھے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔منکسر المزاج تھے لیکن اس میں بھی کسی کمزوری، پس ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔نرم دل رحیم وکریم تھے۔ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔کبھی حرص وطمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع رہتے۔ (الرسالة القشیریة، باب الخشوع والتواضع)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپ نے سرخ جوڑا دھاری دار پہنا ہوا تھا اور پٹکا باندھا ہوا تھا۔آپؐ سے بڑھ کر خوبصورت مَیں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا اور پتلا) تھا تو آپؓ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح (گول اور چمکدار) تھا۔

(بخاری۔کتاب المناقب۔ باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔آپؐ کا چہرہ دمک رہا تھا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی کی خبر ملتی تھی تو آپؐ کا چہرہ ایسے چمک اٹھتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اسی سے ہم آپؐ کی خوشی پہچان لیتے تھے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کا لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا مَیں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو۔ پس میرے نزدیک تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اَحۡسَنُ مِنَ الۡقَمَرَ یعنی چاند سے کہیں زیادہ حسین تھے۔ (شمائل ترمذی۔ باب ماجآء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال، خوبصورتی، وجاہت اور اخلاق کے بارے میں ایک تفصیلی روایت اس طرح بیان ہوئی ہے۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور مَیں چاہتا تھا کہ یہ میرے پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں مَیں گرہ میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ شکل وصورت کے تھے۔ چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودھویں کا چاند۔میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل قامت سے قدرے چھوٹا۔یعنی نہ چھوٹا قد تھا نہ بہت لمبا۔ درمیانہ قد تھا سر بڑا، بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں، رنگ کھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی لکیر نظر آتی تھی جو غصے کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ریش مبارک گھنی، رخسار نرم اور ہموار، دہن کشادہ،

دانت ریخدار اور چمکیلے، آنکھوں کے کوئے باریک، گردن صراحی دار مگر چاندنی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔معتدل الخلق، بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں۔ پیٹ اور سینہ ہموار ہوتا تھا۔سینہ چوڑا اور فراخ۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم۔ چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال۔ پہنچے لمبے، ہتھلیاں چوڑی، اور گوشت سے بھری ہوئی۔ انگلیاں لمبی اور سڈول۔ پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے۔ قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان کے اوپر سے پھسل جائے۔ جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اٹھاتے۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں۔ جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپ واکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے۔ اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے۔ (شمائل ترمذی۔ باب ماجآء فی خُلُقِ رسول اللہ ﷺ)

آپؐ کے حسن کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شفاف حسین اور خوبصورت تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک چاندی سے ڈھالا گیا ہے۔ (شمائل ترمذی۔ باب ماجآء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

اور آپؐ کی خوبصورت چال کا نقشہ یوں کھینچا گیا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا گویا آپؐ کا چہرہ مبارک ایک درخشندہ آفتاب کی مانند تھا۔ اور مَیں نے چلنے میں آپؐ سے تیز کسی کو نہیں پایا گویا زمین آپ کے لئے سمٹتی جاتی تھی۔ہمیں آپؐ کے ساتھ چلتے رہنے میں کافی دقت پیش آتی تھی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معمول کی رفتار سے چل رہے ہوتے تھے۔ (شمائل ترمذی-باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ ﷺ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن اور صاف رنگ کے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ موتیوں کی طرح نظر آتا تھا۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو جس طرح آدمی ڈھلوان سے اترتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے آپؐ کے چلنے میں اس طرح کی روانی ہوتی تھی۔

(مسلم -کتاب الفضائل۔ باب طیب ریحه ...)

آپؐ کے ہاتھوں کی نرمی کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے کوئی ریشم یا ریشم ملا کپڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو کبھی نہیں چھوا۔ (بخاری -کتاب المناقب۔ باب صفة النبی ﷺ)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپؐ اپنے اہل خانہ کی طرف چلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیا تو کچھ بچے آپؐ کے سامنے آگئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو چھونے اور پیار کرنے لگے۔ راوی بیان کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گال پر بھی پیار کرتے ہوئے چھوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور ایسا خوشبودار پایا گویا کہ آپ نے اسے کسی عطار کے برتن میں سے نکالا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب طیب ریحه ﷺ ولین مسه ...)

خوشبو آپؐ کو بہت پسند تھی، خوشبو لگایا کرتے تھے اور ایک خاص جگہ رکھا کرتے تھے۔ یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ ایک شیشی میں رکھا کرتے تھے۔ اس سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی۔ باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ)

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ دار کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔ (بخاری۔کتاب المناقب۔ باب صفة النبی ﷺ)

حضرت انسؓ ایک دعوت کا ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں مَیں بھی ساتھ تھا۔ اس دعوت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا سالن پیش کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم شوربے میں سے کدو تلاش کر کر کے نوش فرماتے رہے۔ اس لئے مجھے بھی کدو سے رغبت ہوگئی۔ (شمائل ترمذی-باب ماجاء فی صفة ادام رسول اللہ ﷺ)

پھر حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے، آپؐ کو میٹھا پسند تھا۔ (بخاری۔کتاب الاطعمة ۔باب الحلوٰی والعسل)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اہل خانہ اکثر کئی کئی راتیں بھوک میں گزار دیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی۔ باب ما جاء فی صفة اکل رسول اللہ ﷺ)

اسی ضمن میں نبی کامل ﷺ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعودؑ شان احمد عربی ﷺ یوں بیان فرماتے ہیں:

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

پھر ایک جگہ محبت کا اظہار یوں کیا:

محمد جو ہمارا پیشوا ہے
محمد جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے
اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے

یوں تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی ساری زندگی عشق نبوی ﷺ سے پر ہے وہ حقیقی طور پر اس زمانہ کے اس نبی کے کامل پیروکار اور غلام احمد ہونے کے مصداق ہیں۔ ان کی تمام تر منظوم اور نثری تحریرات اردو، فارسی و عربی اسی عشق سے لبریز ہیں۔جن کا اس انتہائی مختصر سی تحریر میں احاطہ ممکن ہی نہیں بلکہ کئی قرطاس بھی کم پڑ جائیں۔

آپ نے اپنی ایک تحریر میں فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا کہ جامع شدت و رحمت و ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے۔

اسی جگہ آگے مزید پھر فرماتے ہیں:

ان کی نسبت ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ ۳۱ الجزو نمبر ۹۲ یعنے تو اے نبی! ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے یعنے اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں کیونکہ لفظ عظیم محاورۂ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ا صفحہ 194 بقیہ حاشیہ نمبر 11)

پھر فرمایا کہ ’’وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا‘‘... ’’وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیّین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحیٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔‘‘

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان ارشادات کی روشنی میں فرماتے ہیں

’’تو یہ ہیں وہ عظیم اخلاق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کے اعلیٰ معیار تک تمہاری عقل و سوچ پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ سوچ سے باہر ہیں۔ اور جب وہ ایک مومن کی سوچ سے باہر ہو جائیں تو ایک ایسا آدمی جو مومن نہیں ہے، اس کی سوچ تو ان تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ تو ہر ایسے پہلو کی اپنی سوچ کے مطابق اپنی ہی تشریح کرے گا۔ اور اگر کرے گا بھی تو اگر اچھائی کی طرف بھی جائے تو اس کا ایک محدود دائرہ ہو گا۔ہمیں بہرحال یہ حکم ہے کہ تم بہرحال اپنی استعدادوں کے مطابق ان اخلاق کی پیروی کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اس زبردست گواہی کے باوجود کہ آپؐ عظیم خلق پر قائم ہیں اور اللہ کا قرب پانے کے لئے، آپؐ کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ اپنے آپ کو عاجز بندہ ہی سمجھا ہے۔ چنانچہ ایک دعا جو آپؐ مانگا کرتے تے وہ آپؐ کے اس خلق عظیم کو اور بلندیوں پر لے جاتی ہے۔ اور بے اختیار آپ کے لئے درود و سلام نکلتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 25/ فروری 2005ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اختتام

درود بھیجنے کے بعد تحریر کا اختتام صرف ان الفاظ پر کرتا ہوں کہ حب احمد ﷺ کے دعویدار واگر نبی کامل ﷺ اور اس کے غلام صادق علیہ السلام کی پیروکار بننا ہے تو پھر ہمیں اسی بہترین نمونہ کو اپنانا ہو گا۔ انہی اخلاق فاضلہ پر چلنا ہو گا۔ ویسی صورت اور سیرت کے لئے کہ جس قدر وہ حسین تھے اپنے رب سے ہمیں یہ دعا مانگنی ہو گی کہ ہمیں بھی ویسا بنادے تا کہ ہم بھی تجھے پسند آجائیں کیونکہ اس کے فضل کے بدوں کچھ بھی میسر نہیں۔

کہتے ہیں کہ میرا نبی عربی ﷺ تو پردہ دار کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھا۔ چاند سے کہیں زیادہ حسین تھا۔ جیسے مبارک چاندی سے ڈھالا گیا ہو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھا۔کیا خوب کہا ہے:

حسینان عالم ہوئے شرمگیں
جو دیکھا وہ حسن اور وہ نور جبیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خلق کامل زہے حسن تام
علیك الصلوٰة علیك السلام

محمد داؤد بھٹی ۔ مبلغ سلسلہ یوگنڈا

حاصلِ مطالعہ

تخلیقِ آدم اور جمعہ المبارک کا دن

حضرت امام الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں:

پس واضح ہو کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے چھٹے دن آسمانوں کے سات طبقے بنائے اور ہر ایک آسمان کے قضاء قدر کا انتظام فرمایا اور چھٹا دن جو ستارہ سعد اکبر کا دن ہے یعنی مشتری کا دن قریب الاختتام ہو گیا اور فرشتے جن کو حسب منطوق آیت وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا (حٰم السجدہ:13) سعد و نحس کا علم دیا گیا تھا اور ان کو معلوم ہو چکا تھا کہ سعد اکبر مشتری ہے اور انہوں نے دیکھا کہ بظاہر اس دن کا حصہ آدم کو نہیں ملا کیونکہ دن میں سے بہت تھوڑا وقت باقی ہے سو یہ خیال گزرا اب پیدائش آدم کی زحل کے وقت میں ہو گی اس کی سرشت میں زحلی تاثیریں جو قہر اور عذاب وغیرہ کی رکھی جائیں گی اس لئے اس کا وجود بڑے فتنوں کا موجب ہو گا سو بنا اعتراض کی ایک ظنی امر تھا نہ یقینی اس لیے ظنی پیرایہ میں انہوں نے انکار کیا اور عرض کیا کہ کیا تو ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو مفسد اور خونریز ہو گا اور خیال کیا کہ ہم زاہد اور عابد اور تقدیس کرنے والے اور ہر ایک بدی سے پاک ہیں اور نیز ہماری پیدائش مشتری کے وقت میں ہے جو سعد اکبر ہے تب ان کو جواب ملا کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی تمہیں خبر نہیں کہ میں آدم کو کس وقت بناؤں گا میں مشتری کے وقت کے اس حصے میں اس کو بناؤں گا جو اس دن کے تمام حصوں میں سے زیادہ مبارک ہے اور اگرچہ جمعہ کا دن سعد اکبر ہے لیکن اس کے عصر کے وقت کی گھڑی ہر ایک اس کی گھڑی سے سعادت اور برکت میں سبقت لے گئی ہے سو آدم جمعہ کی اخیر گاڑی میں بنایا گیا یعنی عصر کے وقت پیدا کیا گیا اسی وجہ سے احادیث میں ترغیب دی گئی ہے کہ عصر اور مغرب کے درمیان بہت دعا کرو اس میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یہ وہی گھڑی ہے جس کی فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی اس گھڑی میں جو پیدا ہو وہ آسمان پر آدم کہلاتا ہے اور ایک بڑے سلسلے کی اس سے بنیاد پڑتی ہے سو آدم اسی گھڑی میں پیدا کیا گیا اس لئے آدم ثانی یعنی اس عاجز کو بھی گھڑی عطا کی گئی۔ اس کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے کہ یَنْقَطِعُ آبَاءَكَ وَيُبْدَءُ مِنْكَ (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 490) اور یہ اتفاقات عجیبہ میں سے ہے کہ یہ عاجز نہ صرف ہزار ششم کے آخری حصہ میں پیدا ہوا جو مشتری سے وہی تعلق رکھتا ہے جو آدم کا روز ششم یعنی اس کا آخری حصہ تعلق رکھتا تھا بلکہ یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔ اس جگہ ایک اور بات بیان کرنے کے لائق ہے کہ اگر یہ سوال ہو کہ جمعہ کی آخری گھڑی جو عصر کے وقت کی ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا کیوں ایسی مبارک ہے اور کیوں آدم کی پیدائش کے لیے وہ خاص کی گئی اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تاثیر کواکب کا نظام ایسا رکھا ہے کہ ایک ستارہ اپنے عمل کے آخری حصہ میں دوسرے ستارے کا کچھ اثر لے لیتا ہے جو اس حصے سے ملحق ہو اور اس کے بعد میں آنے والا ہوں اب کیونکہ عصر کے وقت سے جب آدم پیدا کیا گیا رات قریب تھی لہذا وہ وقت زحل کی تاثیر سے بھی کچھ حصہ رکھتا تھا اور مشتری سے بھی فیضیاب تھا جو جمالی رنگ کی تاثیرات رات اپنے اندر رکھتا ہے سو خدا نے آدم کو جمعہ کے دن عصر کے وقت بنایا کیونکہ اس کو منظور تھا کہ آدم کو جلال اور جمال کا جامع بناوے جیسا کہ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ خَلَقْتُ بِيَدَيَّ یعنی آدم کو میں نے اپنے دونوں ہاتھ سے پیدا کیا ہے ظاہر ہے کہ خدا کے ہاتھ انسان کی طرح نہیں ہے پس دونوں ہاتھ سے مراد جمالی اور جلالی تجلی ہے پس اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آدم کو جلالی اور جمالی تجلی کا جامع پیدا کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ علمی سلسلہ کو ضائع کرنا نہیں چاہتا اس لیے اس نے آدم کی پیدائش کے وقت ان ستاروں کی تاثیرات سے بھی کام لیا ہے جن کو اس نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا یہ ستارے فقط زینت کے لئے نہیں ہیں جیسا عوام خیال کرتے ہیں بلکہ ان میں تاثرات ہیں جیسا کہ آیت وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا سے یعنی حِفْظًا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے یعنی نظام دنیا کی محافظت میں ان ستاروں کو دخل ہے اسی قسم کا دخل جیسا کہ انسانی صحت میں دوا اور غذا کو ہوتا ہے جس کو الوہیت کے اقتدار میں کچھ دخل نہیں بلکہ جبروت ایزدی کے آگے یہ تمام چیزیں بطور مردہ ہیں یہ چیزیں بجز اذن الٰہی کچھ نہیں کر سکتیں ان کی تاثیرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں پس واقعی اور صحیح امر یہی ہے کہ ستاروں میں تاثرات ہیں جن کا زمین پر اثر ہوتا ہے۔

(تفسیر سورہ البقرہ صفحہ 121-122)

اصغر علی بھٹی

چوہدری محمد صدیق بھٹی مرحوم

خاکسار کے والد محترم جناب چوہدری محمد صدیق بھٹی مورخہ 27 اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 77 برس تھی۔ آپ ہندوستان میں قادیان کے پاس گاؤں بابا بک والا میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ 29 اکتوبر کو ایک بجے مکرم مفتی سلسلہ جناب مبشر احمد کاہلوں نے بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ چونکہ آپ کے بیٹے بیرون ممالک سے جنازہ میں شرکت کے لئے آ رہے تھے اس لئے آپ کے جسد خاکی کو ربوہ سرد خانہ میں شفٹ کر دیا گیا۔ گاؤں سے روانگی کے وقت امیر صاحب ضلع کے حکم پر خاکسار نے اپنے والد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

محترم والد صاحب کو لمبا عرصہ تک گاؤں کے صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے آپ کو دل کا عارضہ لاحق ہوا جس کا علاج تو ہو گیا تھا لیکن آپ کافی کمزور ہو گئے تھے۔ اسی دوران ہماری والدہ صاحبہ کی بھی وفات ہو گئی۔ یوں 52 سالہ رفاقت کا ساتھ ٹوٹا تو آپ خاموشی سے صاحب فراش ہو گئے۔۔ آپ انتہائی کم گو، حلیم طبع اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے ہم نے آپ کو کبھی کسی کے خلاف باتیں نہیں کرتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو خاص وصف عطا فرمایا تھا وہ تھا آپ کا تعلق باللہ اور راضی بالرضا رہنے کی عادت۔ آپ اپنی مشکلات کو کبھی کسی سے بیان نہیں کرتے۔ صرف آپ کی تہجد کی گریہ زاری اور اپنے مولا کے حضور دعاؤں سے ہمیں پتہ چلتا تھا کہ گھر میں کوئی مسئلہ در پیش ہے۔ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے لیکن ہم نے آپ کی زبان سے کبھی کسی محرومی کا گلہ شکوہ نہیں سنا۔ یعنی نہ صرف کبھی شکوہ شکایت کرتے نہیں دیکھا بلکہ چغلی اور غیبت سے تو سخت نفرت کرتے تھے۔ اپنے بچوں سے دوستوں جیسا سلوک تھا۔ بلکہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ہم بہن بھائی ہی ابو کے دوست تھے۔ آپ نام کے ہی نہیں عملاً صدیق انسان تھے۔ کبھی کسی سے دھوکہ نہیں کیا ہمیشہ سچ بولا اور سچ بولنے کی ہی تلقین کی اور یہی بات اپنی اولاد کو بھی سکھائی۔

اپنے تمام رشتہ داروں سے حسن سلوک فرماتے اور خاص طور پر جو ہمارے غیر احمدی رشتہ دار تھے ان سے کبھی منہ نہیں پھیرا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ انہوں نے شدید زیادتی بھی کی لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ ہمارے ان غیر احمدی عزیزوں کو والد صاحب کی مدد کی ضرورت پڑی ہو اور انہوں نے انکار کر دیا ہو۔ ابو جان کے ایک غیر احمدی رشتہ دار جو مولویوں کے لئے خاص گوشہ رکھتے ہیں۔ کئی دفعہ ہم نے ان کو بدزبانی کرتے دیکھا پھر قدرت کا کرنا یہ ہوا کہ انہوں نے اپنی زرعی زمین بیچنا شروع کر دی اور کرتے کرتے تمام زمین بیچ دی یہاں تک کہ ایک مرلہ زمین بھی نہ چھوڑی۔ انہیں صاحب کا ایک بیٹا جو کچھ حد تک معذور تھا۔ پڑھ لکھ بھی نہیں سکا تھا ایک بھینس رکھی ہوئی تھی جس کا دودھ بیچ کر وہ اپنے بچوں کا گزارا کرتا تھا۔ اب وہ بچہ روتا ہوا ابو جان کے پاس آیا کہ اب میں کہاں جاؤں والد نے تو میرے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ باقی بھائی تو صحت مند ہیں فیکٹریوں میں ملازمت کرنے لگ گئے ہیں میں تو وہ بھی نہیں کر سکتا۔ ابو جان نے فوراً اپنی انتہائی قیمتی زمین میں سے نصف ایکڑ اس کو دے دی اور ہمیں یہ نصیحت کی کہ جب تک اس کے بچے بڑے نہیں ہو جاتے اس سے

چوہدری محمد صدیق بھٹی مرحوم

یہ زمین واپس نہیں لینا۔ وہ لڑکا فوت ہو چکا لیکن زمین آج بھی اس کے بچوں کے پاس ہے جس سے وہ اپنی گزر بسر کرتے ہیں۔

جماعت اور جماعت سے متعلقہ ہر کام آپ کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھا۔ ہم گھر میں چھ بھائی اور دو بہنیں تھے۔ اس وجہ سے والد صاحب کو کبھی گھر میں کام کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی لیکن ہم نے دیکھا کہ کوئی جماعتی مہمان آ جائے تو وہ اس طرح سے خدمت کے لئے بے چین پھر رہے ہوتے تھے اور ان کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ خود کھانے لے جا کر مہمان کو پیش کریں۔ جماعتی املاک کی حفاظت اپنی ذاتی اشیا سے بڑھ کر کرتے تھے۔ معلمین اور مربیان کے لئے دل میں خاص احترام رکھتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد سے رحم و مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم وارثین کو ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رفاقت احمد ڈوگر۔انچارج رقیم پریس غانا

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

جماعت احمدیہ، عالمگیر غلبہ اسلام اور پرنٹنگ پریس

قسط اول

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کاملہ اور آخری زمانہ تک اس کا فیض

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کامل آنحضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت کامل کرتے ہوئے فرمایا۔

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

(المائدہ: 4)

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا فیض تمام زمانوں تک پہنچانے کے لئے آپؐ کی بعثت ثانیہ کی بھی پیش گوئی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۳﴾ وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴﴾

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔ (الجمعۃ: 3-4)

آخری زمانہ میں کی اسلام ایجادات کے ذریعہ تکمیل اشاعت

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت آنحضور ﷺ کی بعثت ثانیہ ہے تا کہ ایجادات کے زمانہ میں تکمیل اشاعت ہو سکے۔

چنانچہ آیت وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ اور اس کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر لَوۡکَانَ الۡاِیۡمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنۡ فَارِسَ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مقصد یعنی تکمیل اشاعت کے لئے مبعوث فرمایا اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس آخری زمانہ کو جدید ایجادات اور سہولیات کا زمانہ بنایا، جس میں بنیادی ایجاد اور سہولت پرنٹنگ پریس کی تھی۔

آخری زمانہ میں دوسری ایجادات کے ساتھ پریس کی ایجاد کی پیش گوئی

جیسا کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کی ہدایت یعنی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے، اور آخری زمانہ کی علامات کے بارہ میں جہاں قرآن کریم نے بہت سی علامات بتائیں وہاں ایک علامت آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کے ماتحت پرنٹنگ پریس کی بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

’’ایسا ہی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت اور بھی پیشگوئیاں ہیں اُن میں سے ایک یہ پیشگوئی بھی ہے یعنی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ آخری زمانہ وہ ہو گا جب کہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہو گی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ اُن کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 322)

جماعت احمدیہ کی پرنٹنگ پریس کی مختصر تاریخ ابتدائی زمانہ اور بعض مشکلات

دعویٰ ماموریت سے پہلے اور دعویٰ کے بعد کے چند سال میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مخلص صحابی حضرت شیخ نور احمدؓ کے پریس مطبع ریاض ہند کو حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پھیلانے میں مدد کی توفیق ملی۔ حضرت شیخ نور احمدؓ کی ان خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں۔

مثلاً اس وقت میرے سامنے امرتسر کے ہفت روزہ ’’ریاض ہند‘‘ کا فائل ہے۔ اس اخبار کے مالک و مہتمم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص و قدیم صحابی حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ تھے جن کے ’’مطبع ریاض ہند‘‘ میں نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ کے تین حصے چھپے بلکہ دعویٰ ماموریت و مسیحیت کے بعد کی بہت سی کتابیں اور اشتہارات بھی زیور طبع سے آراستہ ہوئے اور یہ سلسلہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ 1895ء میں ’’ضیاء الاسلام پریس‘‘ قادیان کی تنصیب تک جاری رہا۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 373)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ’’فتح اسلام‘‘ کی کتابت کے سلسلہ میں شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس ہال بازار امرتسر کو تحریر فرمایا کہ ایک کاتب ہمارے پاس بھیج دیں ایک چھوٹا سا رسالہ لکھوانا ہے ان دنوں شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی مرحوم ان کے ہاں کام کرتے تھے۔ شیخ نور احمد صاحب نے انہی کو بھیج دیا اور حضرت اقدس نے ان سے ’’فتح اسلام‘‘ کا رسالہ لکھوایا۔ شیخ محمد حسین صاحبؓ مرحوم کتاب کی کاپیاں لے کر امرتسر واپس آئے اور شیخ نور احمد صاحبؓ سے کہا کہ حضرت اقدس نے اس کو چھاپنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا ہے ان کا خیال تھا کہ نہ معلوم یہ رسالہ چھاپیں یا نہ چھاپیں۔ کیونکہ سلطنت بھی عیسائی ہے اور پادری حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے والے موجود ہیں ایسا نہ ہو کہ حکومت کی طرف سے کوئی باز پرس یا عتاب ہو یا یہ رسالہ ہی ضبط ہو جائے۔ اور پریس والے اور کاتب بھی گرفتار ہوں۔ یا کسی اور مصیبت کا سامنا ہو۔ شیخ نور احمد صاحبؓ نے اسے دیکھ کر کہا کہ میں اس کو ضرور چھاپوں گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دو رسالے بڑی عقیدت مندی کے ساتھ اپنے مطبع میں چھاپے اور قادیان پہنچا دیئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 385)

حضرت شیخ نور احمدؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس خدمت کرنے کے عوض شدید مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا، اس مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں۔

’’شیخ نور احمد صاحبؓ (جن کے مطبع ریاض ہند امرتسر میں ابتدائی کتابچے شائع ہوئے) بیان ہے کہ لوگ میرے مطبع میں آتے اور کہتے کہ تم کو کیا ہو گیا تم نے یہ کتاب کیوں چھاپی؟ عیسیٰ علیہ السلام تو آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور یہ ہندوستان ہے۔ مرزا صاحب کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں تم نے مسلمانوں کے خلاف مرزا صاحب کو کیوں مسیح موعود مان لیا۔ علماء اور ان کے زیر اثر سب لوگ مجھ پر ناراض ہوئے۔ اور کہ یہ شخص ایک گاؤں کا رہنے والا اور بے علم ہے۔ کسی مدرسہ کا تعلیم یافتہ نہیں اور نہ کسی عربی تعلیم گاہ کا دستار بند ہے۔ امرتسر والوں نے انہیں بہت پریشان کیا لیکن انہوں نے ان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ سارا دن یہ لوگ ان کا مطبع اور مکان گھیرے رکھتے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولتے تھے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 387،386)

انہی مشکلات کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف لطیف آئینہ کمالات اسلام کی طباعت کے لئے حضرت شیخ نور احمدؓ کو اپنا مطبع قادیان منتقل کرنے کا ارشاد فرمایا، حضرت مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے ابتداء ہی میں کتاب آئینہ کمالات اسلام لکھنے کا ارادہ فرمایا تو شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر سے ارشاد فرمایا کہ اپنا پریس قادیان لے آئیں۔ چنانچہ وہ امرتسر سے اپنا پریس قادیان لے آئے اور اسے گول کمرے میں نصب کر دیا۔ حضرت اقدسؑ ساتھ ساتھ مضمون لکھتے اور ساتھ ہی ساتھ کاپی لکھی جاتی تھی۔ کاتب امام الدین صاحب لاہوری تھے جن کو حضورؑ کا لکھا ہوا خط پڑھنے کی خوب مہارت ہو گئی تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 472)

جماعت احمدیہ کے ذاتی پریس کے قیام کی تجویز

ابتدائی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے، 1892ء کے جلسہ سالانہ میں جماعت کے ذاتی پریس اور اس کے قیام کی خاطر چندہ کی تحریک کی گئی تا کہ ایک اخبار اور تصانیف شائع کی جا سکیں۔ اس جلسہ میں پریس کے قیام کی تجویز کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''قادیان میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں اور ایک فہرست ان صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانت مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے۔''

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 615)

جماعت کے مطبع کے قیام کے لئے چندہ دینے والوں کے نام کی فہرست بھی حضرت مسیح موعودؑ نے بعنوان ''اشتہار ضروری'' میں شائع کروائی جو کہ بغرض دعا تحریر ہے۔ نیز اس چندہ کو جلد ادا کرنے کے لئے ایک درددل سے تاکید بھی فرمائی تا کہ مطبع کا قیام جلد از جلد ہو اور خدمت دین کا کام احسن رنگ میں جاری ہو۔

اِشتہار ضروری

بخدمت شریف تمام مخلصان و ہی خواہان اسلام بعد سلام مسنون واضح ہو کہ بموقع جلسہ سالانہ جو بمقام قادیان 29,28,27 تاریخ ماہ دسمبر 1892ء کو منعقد ہوا۔ اس میں چند معزز مخلصان کی تحریک پر قرار پایا کہ چونکہ مطبع کی ہمیشہ شکایت رہتی ہے۔ اس لئے ایک مستقل انتظام دربارہ مطبع کیا جانا ضروری ہے جس میں علاوہ کتب تائید اسلام مہینے میں دو دفعہ ایک پرچہ اخبار بھی شائع ہوا کرے گا جس میں تفسیر بعض بعض آیات قرآن شریف و جواب مخالفین اسلام وغیرہ درج ہوا کریں گے۔ چنانچہ اصحاب حاضرین نے نہایت اخلاص و صدق سے اس تجویز کو پسند کیا اور حسب مرضی کل صاحبان تخمینہ لگایا گیا۔ رقم تخمینہ تقریبًا ماہوار قرار پائی۔ اس پر ہر یک مخلص نے اپنے مقدور کے موافق بطیب خاطر چندہ لکھوایا جس کی فہرست ذیل میں درج ہے۔ اس تجویز سے پہلے بہت سے معزز اصحاب واپس تشریف لے جاچکے تھے وہ اس کار خیر میں شامل نہیں ہو سکے۔ امید کہ صادقاں باوفا و مخلصان بے ریا ضرور اس نیک کام میں شمولیت فرما کر سعادت دارین کے مستحق ہوں گے اور بہت جلد اپنی رقم چندہ سے اطلاع بخشیں گے۔ لیکن حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ کوئی صاحب مجبورًا چندہ نہ لکھوائیں بلکہ اپنی خوشی سے حسب استطاعت لکھوائیں۔

المشتہر مرزا خدا بخش اتالیق نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ضلع لودھیانہ سیکرٹری

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 631 تا 636)

جماعت احمدیہ کا پہلا ذاتی پریس، ضیاء الاسلام پریس قادیان

1892ء کے جلسہ کی تجویز کی روشنی میں 1895ء میں قادیان میں ضیاء الاسلام پریس کا قیام ہوا۔ تاریخ احمدیت میں اس پریس کے قیام کا ذکر کچھ یوں ہے۔

قادیان میں ''ضیاء الاسلام پریس'' مطب اور کتب خانہ کا قیام:

''اب چونکہ ضروریات سلسلہ بہت بڑھ چکی تھیں اس لئے اس سال 1895ء میں پریس، کتب خانہ، مہمان خانہ اور مطب کی بنیادیں رکھی گئیں۔ یہ سب ادارے قادیان کی منہدم فصیل کی جگہ پر کچی عمارتوں میں قائم ہوئے تھے۔ سب سے پہلے دو بڑے کمرے اور دو بڑی کوٹھریاں شمالی جانب تعمیر ہوئیں۔ ایک بڑے کمرے میں جو بعد کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا موٹر خانہ بنا۔ ضیاء الاسلام پریس نصب کیا گیا۔''

بیرونی ممالک احمدیہ پریس کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد یعنی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے خلافت ثانیہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں جہاں جماعت کی مختلف ممالک میں شاخیں قائم ہوئیں وہاں سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت مختلف ممالک میں احمدیہ پرنٹنگ پریس کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔

تاریخ احمدیت میں ہندوستان سے باہر پہلا پریس نیروبی کینیا میں لگائے جانے کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

نیروبی میں احمدیہ پریس کا قیام اور سلسلہ اشتہارات کا آغاز

''نیروبی میں 1932,33ء میں مخالفین احمدیت کی طرف سے خاص طور پر نہایت کثرت سے گندہ لٹریچر شائع کیا گیا۔ قادیان سے جوابات چھپوا کر یہاں منگوانے میں بہت دیر ہو جاتی تھی اور نیروبی میں کوئی اردو پریس نہیں تھا اس لئے جماعت احمدیہ نیروبی نے ایک سائیکلو سٹائل مشین کا انتظام کیا۔ مگر مستعمل ہونے کی وجہ سے یہ مشین کام نہ دے سکی۔ اس سے پہلے قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ایک گلیسرین پریس تیار کر کے کچھ کام چلاتے رہے۔ مگر اس سے جماعتی ضروریات پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔ اس لئے جماعت نے اپنی ایک پرانی طرز کی لیتھو ہینڈ پریس مشین (یہ پریس جماعت نے اپنے ایک گزشتہ تبلیغی دور میں اخبار البلاغ چھاپنے کے لئے لیا ہوا تھا۔) کو جو ناقابل استعمال اور خستہ حالت میں پڑی تھی۔ از سر نو درست کروایا اس کام میں یوگنڈا اور دارالسلام کے احمدیوں نے بھی کسی قدر مدد دی۔ کیم جون 1934 کو اس پریس کا اجراء ہوا اور سب سے پہلا اشتہار ''صداقت کی چمک'' کے عنوان سے شائع کیا گیا۔ یہ پریس احمدیہ مسجد نیروبی کے مشرق کی جانب ایک کوٹھری میں نصب کیا گیا اور ساتھ کی دوسری کوٹھری میں پریس کا سامان رکھا گیا۔ قادیان سے کاپی کی سیاہی اور کاغذ منگوائے گئے پتھر کے وزن کی وجہ سے مشین آسانی سے نہیں چلتی تھی اس لئے مخلصین جماعت خصوصاً شیر محمد صاحب بٹ قاضی عبدالسلام صاحب کا ہاتھ بٹاتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 277)

اسی طرح 1934ء میں بلاد عرب کا پہلا احمدیہ پریس کبابیر میں قائم کیا گیا۔

کبابیر میں احمدیہ پریس کا قیام

''مولانا ابو العطاء صاحب کی تحریک پر کبابیر میں پریس کا قیام ہوا جو کہ بلاد عربیہ میں جماعت احمدیہ کا پہلا پریس تھا۔''

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 279)

1949ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوئٹزرلینڈ میں ایک سائیکلوسٹائل پرنٹنگ مشین کے ساتھ رسالہ الاسلام کی طباعت کا آغاز کیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1953ء میں نئے مرکز احمدیت ربوہ میں جماعت کی عالمی اشاعت کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے دو اشاعتی اداروں کی بنیاد رکھی، جن کے نام، ''الشرکۃ الاسلامیہ'' اور ''دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن'' ہیں۔ ان کے قیام کی تفصیل کا خلاصہ تاریخ احمدیت سے حسب ذیل نقل ہے۔

مرکز احمدیت میں دو اہم اشاعتی اداروں کا قیام

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مشاورت 1331/1952 ہش میں فیصلہ فرمایا تھا کہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے دو کمپنیاں قائم کی جائیں۔ اس ارشاد مبارک کے مطابق اس سال ''الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ'' اور ''دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ'' کے نام سے دو اہم اشاعتی اداروں کا قیام عمل میں آیا۔''

(1) الشرکۃ الاسلامیہ کا قیام:

پہلی کمپنی الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے نام سے 27 فروری 1332/1953 ہش کو قائم ہوئی اس کے پہلے چیئرمین مولوی جلال الدین شمس صاحب تھے۔ اس کا منظور شدہ جاری سرمایہ تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے سترہ ہزار پانچصد حصص (شیئرز) پر منقسم ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں دیگر امور کے علاوہ مختلف علوم و فنون کی کتب، قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کی طباعت و اشاعت کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 21،22)

ضیاء الاسلام پریس کا قیام

''ضیاء الاسلام پریس ربوہ الشرکۃ السلامیہ لیمٹڈ کی ملکیت ہے۔ اس پریس کا افتتاح 7 جولائی 1956/وفا 1333 ہش کو عمل میں آیا''۔

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 30)

(2) دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کا قیام:

''الشرکۃ الاسلامیہ کے بعد دوسری کمپنی ''دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ'' کے نام سے 30 اپریل 1953ء/ شہادت 1332 ہش کو قائم ہوئی۔ جو ''آرپکو'' (O.R.P.CO) بھی کہلاتی ہے۔''

اس کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ پانچ لاکھ روپے۔ (بیس بیس روپے کے پچیس ہزار حصص پر منقسم) تھا۔ اس کمپنی کے اغراض و مقاصد میں دیگر امور کے علاوہ قرآن مجید اور علوم قرآنیہ اور مختلف علوم و فنون پر مشتمل کتب کی پوری دنیا میں طباعت و اشاعت قابل ذکر ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 31,32)

اس ادارہ نے بلند پایہ اسلامی لٹریچر عربی، انگریزی، جرمن اور ڈچ زبان میں شائع کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 36)

نصرت آرٹ پریس

''یہ سب بلند پایہ لٹریچر نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا جو آرپیکو کی ملکیت ہے اور ضیاء الاسلام پریس کی طرح 1333/1956 ہش سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی طباعت و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 39)

افریقہ کے ملک سیرالیون میں 1955ء میں جماعت کی جانب سے پریس خریدا گیا اس پریس کے خریدے جانے کو حضرت مصلح موعودؓ نے ایک غیر معمولی نشان قرار دیا۔

سیرالیون (افریقہ) میں نذیر مسلم پریس کا قیام

''جولائی 1955ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مبارک خواہش کی تکمیل اور مولوی نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ کی یادگار میں بو BO کے مقام پر ''نذیر مسلم پریس'' خرید کیا گیا۔ اور سیرالیون کے ایک مخلص

اور مخیر دوست الحاج سید علی روجز صاحب نے اپنا ایک عالیشان مکان جو اس وقت ایک ہزار پونڈ سے بھی زیادہ مالیت کا تھا۔ پریس کے لئے وقف کر دیا۔ روجز صاحب قبل ازیں پریس کیلئے گیارہ سو پونڈ کا گراں قدر عطیہ بھی پیش کر چکے تھے۔‘‘

پریس کا قیام ایک غیر معمولی نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زبان مبارک سے تحریر کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں۔ سیرالیون میں ہمارا ایک اخبار چھپتا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے مبلغ نے لکھا۔ کہ چونکہ ہمارے پاس کوئی پریس نہیں تھا اس لئے عیسائیوں کے پریس میں وہ اخبار چھپنا شروع ہوا۔ دو چار پرچوں تک تو وہ برداشت کرتے چلے گئے۔ لیکن جب یہ سلسلہ آگے بڑھا تو پادریوں کا ایک وفد اس پریس کے مالک کے پاس گیا اور انہوں نے کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنے پریس میں ایک احمدی اخبار شائع کر رہے ہو جس نے عیسائیوں کی جڑوں پر تبر رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ اسے غیرت آئی اور اس نے کہہ دیا کہ آئندہ میں تمہارا اخبار اپنے پریس میں نہیں چھاپوں گا۔ کیونکہ پادری برا مناتے ہیں۔ چنانچہ اخبار چھپنا بند ہو گیا تو عیسائیوں کو اس سے بڑی خوشی ہوئی اور انہوں نے ہمیں جواب دینے کے علاوہ اپنے اخبار میں بھی ایک نوٹ لکھا کہ ہم نے تو احمدیوں کا اخبار چھاپنا بند کر دیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ اسلام کا خدا ان کے لئے کیا سامان پیدا کرتا ہے۔ یعنی پہلے ان کا اخبار ہمارے پریس میں چھپ جایا کرتا تھا۔ اب چونکہ ہم نے انکار کر دیا ہے اور ان کے پاس اپنا کوئی پریس نہیں اس لئے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ جو مسیحؑ کے مقابلہ میں اپنا خدا پیش کیا کرتے ہیں اس کی کیا طاقت ہے۔ اگر اس میں کوئی قدرت ہے تو وہ ان کے لئے خود سامان پیدا کرے۔ وہ مبلغ لکھتے ہیں کہ جب میں نے یہ پڑھا تو میرے دل کو سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ میں نے اپنی جماعت کو تحریک کی کہ وہ چندہ کر کے اتنی رقم جمع کر دیں کہ ہم اپنا پریس خرید سکیں۔ اس سلسلہ میں میں نے لاری کا ٹکٹ لیا اور پونے تین سو میل پر ایک احمدی کے پاس گیا تا کہ اسے تحریک کروں کہ وہ اس کام میں حصہ لے۔ میں اس کی طرف جا رہا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ابھی اس کا گاؤں آٹھ میل پرے تھا کہ وہ مجھے ایک دوسری لاری میں بیٹھا ہوا نظر آ گیا۔ اور اس نے بھی مجھے دیکھ لیا وہ مجھے دیکھتے ہی لاری سے اتر پڑا اور کہنے لگا۔ آپ کس طرح تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا اس طرف ایک عیسائی اخبار نے لکھا ہے کہ ہم نے تو ان کا اخبار چھاپنا بند کر دیا ہے۔ اگر مسیحؑ کے مقابلہ میں ان کے خدا میں بھی کوئی طاقت ہے تو وہ کوئی معجزہ دکھا دے۔ وہ کہنے لگا آپ یہیں بیٹھیں میں ابھی گاؤں سے ہو کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی اس نے پانچ سو پونڈ لا کر مجھے دے دیئے۔ پانچ سو پونڈ وہ اس سے پہلے دے چکا تھا۔ گویا تیرہ ہزار روپیہ کے قریب اس نے رقم دے دی اور کہا میری خواہش ہے کہ آپ پریس کا جلدی انتظام کریں تا کہ ہم عیسائیوں کو جواب دے سکیں کہ اگر تم نے ہمارا اخبار چھاپنے سے انکار کر دیا تھا تو اب ہمارے خدا نے بھی ہمیں اپنا پریس دے دیا ہے۔ جماعت کے دوسرے دوستوں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا ہے اور اس وقت تک اٹھارہ سو پونڈ سے زیادہ رقم جمع ہو چکی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 410)

1959 میں ہالینڈ میں بھی سائیکلو اسٹائل مشین کے ساتھ رسالہ الاسلام کی طباعت کا آغاز ہوا۔ یہ واحد رسالہ تھا جو کہ ہالینڈ میں اسلام کی ترجمانی کرتا رہا ہے۔

ہالینڈ میں ڈچ رسالہ ’’الاسلام‘‘ کا اجراء اور طباعت

’’حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج کی کوشش سے اَوائل 1959ء/1338ہش میں مشن کی طرف ’’الاسلام‘‘ کے نام سے ایک ڈچ ماہنامہ جاری کیا گیا۔ یہ رسالہ اب تک سائیکلو سٹائل ہو کر آرٹ پیپر کے سادہ مگر دیدہ زیب سرورق کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 185)

سیلون کی سرزمین میں اسلامیہ سورین پریس کے ذریعہ رسالہ اسلامیہ سورین کا آغاز کیا گیا۔

سیلون میں رسالہ اسلامیہ سورین اور اسلامیہ سورین پریس کا قیام

’’(ایک جماعتی اخبار) چونکہ عرصہ سے بند ہو چکا تھا اس لئے احباب جماعت کو روحانی غذا بہم پہنچانے کے لئے جماعتِ سیلون کے مخلص دوست اوعبدالمجید صاحب نے اسلامیہ سورین نامی رسالہ جاری فرمایا۔ چونکہ عبدالحمید صاحب 1915ء سے ہی جماعت کے اخبار تھوون سے وابستہ چلے آ رہے تھے اس لئے ان کی ادارت میں اس رسالہ نے جماعت کو تبلیغی و عملی میدان میں آگے بڑھنے میں بہت مدد دی۔ پھر بعض احباب کی مالی مدد سے انہوں نے اسلامیہ سورین پریس بھی قائم کر لیا جس سے جماعت کے لٹریچر کی طباعت میں مزید آسانی پیدا ہو گئی‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ 348)

نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز کا سنگ بنیاد

فروری 1973ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ربوہ میں جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا اور اس پریس کا نام ’’نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز‘‘ رکھا گیا۔ اس پریس کے قیام کا مقصد دنیا میں اشاعت قرآن کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا تھا۔

(صدسالہ تاریخ احمدیت، صفحہ 416)

اس پریس کی عماعت تیار ہونے کے بعد حکومت کی جانب سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے قائم نہیں ہو سکی۔

لندن میں جدید کمپیوٹرائزڈ پریس کا قیام

6 اپریل 1987ء کو لندن میں جماعت احمدیہ کے کمپیوٹرائزڈ پریس کا افتتاح ہوا۔

(صدسالہ تاریخ احمدیت، صفحہ 461)

اس پریس کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 1987 بمقام بیت الفضل لندن میں فرماتے ہیں۔

’’تیسرے پیر ہی کے روز ہمارے بہت ہی اہم جدید پریس کا افتتاح ہوا ہے۔ جس کا بڑی دیر سے جماعت سے وعدہ کر رہا ہوں اور جماعت نے اس کیلئے مالی قربانیاں بھی دیں۔ اس کے کمپیوٹر سیکشن کا پیر کے ہی روز افتتاح ہوا اور یہ خبر کوئی چھوٹی خبر نہیں بلکہ اس کا بڑا وسیع اثر پڑے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

(ہفت روزہ النصر لندن یکم مئی 1987 جلد 3 شمارہ 11)

آج کی دعا

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۔

(البقرۃ: 251)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

یہ قرآن مجید کی ثبات قدم کی دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار اس دعا کی طرف تحریک فرمائی ہے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا) فرماتے ہیں

اِس وقت مَیں یہ بات بھی کہنا چاہوں گا کہ جوں جوں جماعت ترقی کی منازل طے کر رہی ہے، حاسدوں کی اور مفسدین کی سرگرمیاں بھی تیز ہوتی چلی جا رہی ہیں اور وہ مختلف طریقوں سے جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ بعض دفعہ چھپ کر حملے کرتے ہیں، بعض دفعہ ظاہری حملے کرتے ہیں، بعض دفعہ ہمدرد بن کر وار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو دشمن کے ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس طرح باقی دعائیں بھی۔ ثبات قدم کی دعا رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۔

(البقرۃ: 251)

(خطبہ جمعہ 12 اکتوبر 2012ء)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ڈاکٹر عبدالحق کمپیئر۔ نگران ڈچ ڈیسک ہالینڈ

ہالینڈ میں تبلیغی مساعی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شعبہ تبلیغ کے تحت ہالینڈ کے شہر ڈیوفن میں بذریعہ کاروان تبلیغ کا پروگرام 18 ستمبر 2021ء کو منعقد کیا گیا اس کاروان کے ذریعے خصوصی طور پر عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی کیونکہ عیسائی ایسے غلط عقائد میں مبتلا ہیں جو ان کو الجھا رہے ہیں اور بعض اپنے مذہب سے بھی دور ہو رہے ہیں۔ اسلئے اگر ان کو حقیقی اسلام سے متعارف کروایا جائے تو وہ اسلام میں آ کر بہت خوش ہوں گے ہم نے یہ پروگرام صرف اسلئے نہیں رکھا کہ ہم سچ پر ہیں بلکہ یہ پروگرام اس نیت سے بھی رکھا گیا کہ ان عیسائیوں کی مدد کی جائے جو اپنے غلط عقائد کیوجہ سے بیزار ہو چکے ہیں اس کاروان کے نام میں بھی ایک بہت گہرا نقطہ ہے۔ کاروان کا نام son of man رکھا گیا ہے اصل میں بائبل میں موجود مسیح موعود والی پیشگوئی میں مسیح موعود کا نام son of man آیا ہے (chapter matthew 24) اس نام کا مطلب ہے ’’بنی نوع انسان کا محبوب‘‘ اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ آنیوالے مسیح موعود کا نام son of GOD نہیں بلکہ son of man ہے کاروان کے ذریعے اس تبلیغی پروگرام کو منعقد کرنے سے پہلے اسکو کامیاب بنانے کے لئے درج ذیل کام کئے گئے۔

نمبر۔1 ایک ویب پیج بنایا گیا۔ islamnu.nl/karavaan

نمبر۔2۔ فیس بک اور ٹویٹر پر پروموشن وڈیو بھی چلائی گئی۔

نمبر۔3۔ ڈیوفن کے ایریا کو ٹارگٹ کرکے فیس بک پر بامعاوضہ اشتہارات چلائے گئے۔

نمبر۔4۔ پروگرام سے ایک دن پہلے اور پروگرام والے دن دو ہزار فولڈرز تقسیم ہوئے جو اس پروگرام کے متعلق تھے۔

نمبر۔5۔ ڈیوفن کے دس چرچوں میں اور ہمسایہ قصبوں میں چرچ کے پادریوں کو اس بارے میں خطوط بھجوائے گئے۔

نمبر۔6۔ لوکل اور ریجنل میڈیا میں پریس ریلیز کے ذریعہ بھی یہ پروگرام مشتہر کیا گیا۔

کاروان کے ساتھ ٹینٹ بھی لگایا گیا۔ پروگرام کے دوران چار مبلغین موجود تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! تیس لوگوں سے بات چیت ہوئی۔ اس موقع پر آنیوالے مہمانوں نے سوالات بھی کئے اور محترم مربی سفیر صدیق صاحب نے سوال کرنے والوں کو تسلی بخش جوابات بھی دیئے۔ ڈچ لوگوں نے ہمارے کاروان کو بہت سراہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ کھانا بھی پیش کیا گیا اور ساتھ ارد گرد دکانوں کے اندر جا کر پندرہ لوگوں کو بھی کھانا پیش کیا گیا۔ اسطرح ان لوگوں سے بھی بات چیت ہوئی۔ اور یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ مسیح موعود کھانا تقسیم کرے گا اس پروگرام کی ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ اور پھر یہ vlog documentary کے نام سے ایم ٹی اے نیدرلینڈز یوٹیوب چینل فیس بک اور ٹویٹر پہ بھی اپلوڈ ہوگی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ اس پروگرام میں میئر اور پولیس کا بھی تعاون رہا۔ ہمارے کھانے کے اقدام کو بہت سراہا گیا۔ اور اس سے دوستانہ ماحول پیدا ہوگیا۔ بعض مہمانوں نے بتایا کہ آپ کی طرف سے جو فولڈرز گھروں میں تقسیم کئے جاتے ہیں اس وجہ سے ہم آپکو پہلے سے ہی جانتے ہیں۔ اور مربی صاحب کو بھی لوگ پہلے سے ہی بذریعہ ٹیلی ویژن پہچانتے تھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اسی طرح کے پروگرام آئندہ بھی مختلف شہروں میں ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے ان لوگوں کے سینوں کو کھولے تاکہ یہ حقیقی اسلام احمدیت کے نور سے منور ہوں۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

بشاشت و ملاطفت

آجکل کے دور میں ہر شخص مصروف نظر آتا ہے۔ روزگار کے علاوہ ارد گرد بے شمار ایسے واقعات وحالات جنم لے رہے ہوتے ہیں جو لوگوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کو متاثر کرتے ہیں جس کی وجہ سے عموماً طبیعت میں غصہ، جھنجلاہٹ اور بے چینی جنم لینے لگتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اپنی روزمرہ زندگی کا معمول بنا لیا جائے اور اس سے مدد مانگی جائے تو یہ نہ صرف اطمینان قلب کا باعث ہوگا بلکہ اس سے ایک حسین معاشرہ جنم لے گا۔

آج ضرورت ہے بشاشت اور ملاطفت کی، ایک دوسرے سے محبت اور نرمی کا سلوک کرنے کی کیونکہ نرمی کا سلوک اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے، نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سختگیری کا نہیں دیتا بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق)

سعیدہ خانم۔ سسکاٹون کینیڈا

بقیہ: اسلام میں خدا کا تصور...... از صفحہ 5

صاحب ’’احمد آخر زماں‘‘ میرا نام ہے اور میرا جام ہی دنیا کے لئے آخری جام ہے۔

خدا تعالیٰ کی معرفت کا جام جو انسان کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی جلوہ گاہ بناتا ہے وہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے گردش میں آیا ہے۔ اس لئے اے خدا تعالیٰ کے دیدار کی پیاسی روحو! خوش ہو جاؤ اور سجداتِ شکر بجالاؤ! کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کی معرفت کا جام، جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے مظہر بنانے کا جام ہے اب قیامت تک کے لئے خلافت احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ جام خدا کی لقاء کا جام ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

12 نومبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:11	17:39
مدینہ منورہ	05:15	17:36
قادیان	05:30	17:31
ربوہ	05:10	17:11
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:46	16:19